مکان کی تعمیرو تزئین کا تحقیقی جائزہ، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

Analytical Study of Construction & Renovation of a Building in the light of Prophetic Teachings

ڈاکٹر عبدالقدوس*

ڈاکٹر عبدالرزاق**

ABSTRACT:

Islam is a way of life, and this has been reaffirmed through Al-Qur'an (the Word of God) and Al-Sunnah (the behavior & speech of Prophet Mohammad (PBUH); so the early traditional Muslims house follows certain Islamic principles as guidelines in architectural design. As a way of life, then the house should provide a complete living web that reflects the lifestyle of Muslims. An "Islamic house" means a house with the values of Islam which is started from good intentions, clear philosophy and then conceptualized until the completion and construction of the building. Referring to the history of Islamic architecture in the Islamic world, different styles could be seen in different regions as each particular region used its own indigenous regional from which was influenced by the interchange of culture traits, administration and intermarriage. Indeed, even the vernacular techniques, climate and local materials, also influenced the form of Islamic house architecture, which will be discussed in this paper through many examples of the traditional Islamic houses. This paper discusses aspects of architectural concepts in the early "Islamic house". There are indeed many lessons to be learned from this concept and design. On the other hand, aspects of the Islamic concept of architecture is absent from almost all modern houses in the Islamic world for many reasons: rapid development, use of foreign materials, design methods, and construction systems all contribute to the absence of sustainability and spirituality in modern buildings. The aim of this paper is to illustrate the concept of the Islamic house and amplify awareness and implementation of Islamic measures in the design, construction, and education of architecture.

Keywords: Qura'n, Sunnah, Islam, Construction, Concept.

یہ دنیادارالاسباب ہے اور انسان کو حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے کچھ محنت و مشقت کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کی گرمی سردی سے بچنے کیلئے خود کچھ کرنا پڑتا ہے۔ صرف انسان ہی نہیں بلکہ تمام ذی روح اپنی استطاعت کے مطابق مضر اشیاء سے بچنے کیلئے ضروری

---

*Assistant Professor, Deptt: of Islamic Studies, University of Science and Technology, Bannu. Email: drqadoos2004@yahoo.com

**Lecturer, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.

اقدامات کرتے ہیں۔ایک چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک کے تمام جاندار اپنی آرام وراحت کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور بہترین مسکن تیار کرنے کیلئے ہم وقت کوشاں رہتے ہیں۔انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے عقل کی نعمت سے نوازا ہے لہٰذا وہ بھی اپنی حفاظت اور سکون کی خاطر بہتر سے بہترین مسکن کی تیاری کیلئے کوشاں رہتا ہے۔دینِ اسلام چونکہ ایک جامع اور ہمہ گیر دین ہے۔اسی لئے انسان کی تمام مادی وروحانی تقاضوں کا لحاظ رکھتے ہوئے اس پر کوئی ایسی پابندی نہیں لگائی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی بنیادی ضرورتوں سے محروم رہے۔چنانچہ دھوپ اور سردی جاڑے سے بچنے کیلئے مضبوط مسکن کی تیاری پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔زیرِ نظر مضمون میں اسی حقیقت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل کی نعمت سے بہرہ ور کرکے اسے اشرف المخلوقات بنایا۔دنیا کی ساری چیزیں انسان ہی کی خاطر پیدا کئیے۔قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا[1]

ترجمہ: وہ (ذات پاک ایسی ہے) جس نے پیدا کیا تمھارے (فائدے کے) لیے جو کچھ بھی زمین میں موجود ہیں۔

اسی طرح ایک حدیث مبارکہ میں کائنات کی ساری چیزیں انسان کی فائدہ کیلئے پیدا ہونے کا بیان کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

فَإِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ[2]

ترجمہ: تم آخرت کیلئے پیدا کئے گئے ہو اور دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے۔

اسی طرح کائنات کی ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے مسخر کئے اور اسی کی خدمت میں لگادئے، جیسا کہ ہے:

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ[3]

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی پوری کر رکھی ہیں اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدون واقفیت اور بدون دلیل اور بدون کسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔

مذکورہ آیات وحدیث کی روشنی میں واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرکے اسے بے یار ومددگار نہیں چھوڑا بلکہ اس کی بنیادی ضرورتوں کا کماحقہ انتظام کردیا۔کائنات کی ساری چیزیں انسان کی خدمت میں لگادئے اور انسان دنیا میں رہتے ہوئے کائنات کی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔چنانچہ انسان اپنی زندگی گزارنے کیلئے بہترین مسکن کا انتظام کرسکتا ہے خود اللہ تعالیٰ نے انسان پر اپنی نعمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے زمین کو بچھونے اور آسمان کو چھت سے تشبیہ دیا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً[4]

ترجمہ: (وہ ذات پاک ایسی ہے) جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا[5]

ترجمہ: اور ہم نے (اپنی قدرت سے) آسمان کو (مثل) ایک چھت (کے) بنایا جو محفوظ ہے۔

مذکورہ آیات کی روشنی میں واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اس کے بنیادی ضرورتوں کا انتظام پہلے سے کر لیا۔ جس کا کوئی گھر نہیں اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنا کر اس کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کر دیا۔ اسی طرح انسان کو رہنے کے لئے بہترین مسکن بنانے کی اجازت دی ہے۔ حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے جنات پر بادشاہی دی۔ چنانچہ آپؑ ان سے مختلف تعمیراتی کام لیتے تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انؑ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشاءُ مِنْ مَحارِيبَ وَتَماثِيلَ وَجِفانٍ كَالْجَوابِ وَقُدُورٍ راسِياتٍ اعْمَلُوا آلَ داوُدَ شُكْراً وَقَلِيلٌ مِنْ عِبادِيَ الشَّكُورُ[6]

ترجمہ: وہ جنات ان کے لیے وہ چیزیں بناتے جو ان کو (بنوانا) منظور ہوتا بڑی بڑی عمارتیں اور مورتیں اور لگن (ایسے بڑے) جیسے حوض اور (بڑی بڑی) دیگیں جو ایک ہی جگہ جمی رہیں اے داؤد علیہ السلام کے خاندان والو تم سب شکر میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوئے ہیں۔

آیتِ مذکورہ میں محاریب سے مراد بڑے بڑے عمارات ہیں جیسا کہ تفسیر کبیر میں مذکورہ آیت کے ذیل میں لکھا ہے: الْمَحَارِيبُ إِشَارَةٌ إِلَى الْأَبْنِيَةِ الرَّفِيعَةِ۔ یعنی محاریب اونچے محلات کی طرف اشارہ ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ قرآن مجید میں حضرت سلیمانؑ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے:

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ[7]

ترجمہ: بلقیس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو (وہ چلیں راہ میں حوض آیا) تو جب اس کا صحن دیکھا تو اس کو پانی سے (بھرا ہوا) سمجھا اور (اس کے اندر گھسنے کیلئے) اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں (اس وقت) سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو ایک محل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے (اس وقت) بلقیس کہنے لگیں کہ اے میرے پروردگار میں نے (اب تک) اپنے نفس پر ظلم کیا تھا (کہ شرک میں مبتلا ہو گئی تھی) اور اب میں سلیمان علیہ السلام کے ساتھ (یعنی ان کے طریقہ پر) ہو کر رب العالمین پر ایمان لائی۔

مذکورہ آیاتِ کریمہ کی روشنی میں واضح ہوا کہ حضرت سلیمانؑ جنات کے ذریعے بڑے عالی شان اور خوبصورت محل بنواتے تھے حتیٰ کہ پہلی مرتبہ داخل ہونے والا یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ یہ پانی ہے یا شیشہ محل۔ حضرت سلیمانؑ چونکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ جب انہوں نے عالی شان محل تعمیر کئے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مضبوط محل بنانا کوئی غیر شرعی کام نہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان پر اپنی نعمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے گھروں کو بطور انعام ذکر کیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر بڑا انعام ہے کہ تمہارے

رہنے کیلئے تمہیں گھر عطا کئے۔ جانوروں کی کھالوں سے ہلکے خیمے بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر مضبوط گھر بناتے ہو، چنانچہ ارشاد ہے:

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَناً وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعامِ بُيُوتاً تَسْتَخِفُّونَها يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوافِها وَأَوْبارِها وَأَشْعارِها أَثاثاً وَمَتاعاً إِلى حِينٍ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلالاً وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبالِ أَكْناناً [8]

ترجمہ: اور اللہ تعالی نے تمہارے واسطے گھروں میں رہنے کی جگہ بنائی اور تمہارے لیے جانوروں کی کھال کے گھر (یعنی خیمے) بنائے جن کو تم اپنے کوچ کے دن اور مقام (کرنے) کے دن ہلکا (پھلکا) پاتے ہو اور ان کی اون اور ان کے رؤوں اور ان کے بالوں سے گھر کا سامان اور فائدے کی چیزیں ایک مدت کے لیے بنائیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اپنی بعضی مخلوقات کے سائے بنائے اور تمہارے لیے پہاڑوں میں پناہ کی جگہیں بنائیں۔

مذکورہ آیاتِ کریمہ سے واضح ہوا کہ رہنے کے لئے گھر دینا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ اور اللہ تعالی نے اس کو اپنی نعمتوں کی فہرست میں شامل کیا ہے، لہٰذا بہترین مسکن کی تیاری شرعی طور پر مذموم نہیں بلکہ انسان کی ایک اہم ضرورت ہونے کے ناطے پسندیدہ عمل ہے۔ ذخیرہ احادیث اور تعاملِ صحابہ سے واضح ہوتا ہے کہ وقت کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ تعمیری ترقی بھی ایک فطری چیز ہے۔ چنانچہ مسجدِ نبوی ﷺ عہدِ رسالت میں کھجور کی شاخوں اور پتوں سے سادہ طور پر بنایا گیا تھا، لیکن عہدِ عثمان میں اس کو منقش پتھروں سے خوبصورت بنوایا گیا، جیسا کہ صحیح البخاری کی روایت میں آیا ہے:

أَنَّ المَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ، وَسَقْفُهُ الجَرِيدُ، وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ: وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَالجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً: وَبَنَى جِدَارَهُ بِالحِجَارَةِ المَنْقُوشَةِ، وَالقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ "[9]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے عہد میں مسجد کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی۔ اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور ستون اسی کی لکڑیوں کے۔ حضرت ابو بکر نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ البتہ عمر نے اسے بڑھایا۔ اور اس کی تعمیر رسول اللہ ﷺ کی بنائی ہوئی عمارت کے مطابق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے کی اور اس کے ستون بھی لکڑیوں ہی کے رکھے۔ پھر حضرت عثمان نے اس کی عمارت کو بدل دیا اور اس میں بہت سے تغیرات کئے اس کی دیواریں منقش پتھروں اور گچھ سے بنائیں اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے بنائیں۔ اور چھت ساکھ لکڑی کی بنائی۔

وَقَالَ ابْنُ الْمُنِيرِ: لما شيد النَّاس بُيُوتهم وزخرفوها فَانْتدبَ أَن يصنع ذَلِك بالمساجد صونا لَهَا عَن الاستهانة [10]

ترجمہ: ابن المنیر نے کہا کہ جب لوگوں نے اپنے گھروں کو مضبوط اور خوبصورت بنایا تو بہتر ہے کہ مساجد کو بھی اسی طرح بنایا جائے تاکہ حقارت سے محفوظ ہو۔

مذکورہ حدیث کی روشنی میں واضح ہوا کہ خلفائے راشدین کے دور سے مسجد نبوی ﷺ کی توسیع و تزئین کا کام شروع ہوا۔

جو مختلف اوقات میں ہوتا رہا اور آج تک جاری ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حالات کے تقاضے کے مطابق تعمیری ترقی میں کوئی قباحت نہیں۔ یہ اور بات ہے کہ نمود و نمائش کیلئے مساجد کو صرف ظاہری خوبصورتی دی جائے اور عبادت کے ذریعے ان کو آباد نہ کیا جائے تو اسلامی تعلیمات کے مطابق اس کی اجازت نہیں۔ چنانچہ امام بخاری ہی نے روایت کیا ہے:

وَقَالَ أَنَسٌ: يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لاَ يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ اليَهُودُ وَالنَّصَارَى [11]

ترجمہ: حضرت انس فرماتے ہیں کہ لوگ مساجد پر فکر کریں گے اور ان کو بہت تھوڑا ہی آباد کریں گے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ تم لوگ مساجد کو اس طرح خوبصورت کریں گے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں کو خوبصورت کرتے ہیں۔

مذکورہ روایت کی روشنی میں واضح ہوا کہ مساجد کو بھی صرف زیب و زینت کے لئے نہیں بنانا چاہیئے بلکہ عبادت کے ذریعے آباد رکھنا ہی مقصود العین ہونا چاہئے۔ اسی طرح مساجد کے علاوہ دیگر عمارات ضرورت سے زیادہ مضبوط اور خوبصورت بنانے کی مختلف احادیث میں مذمت کی گئی ہے۔ ذیل میں چند احادیث پیش کئے جاتے ہیں، چنانچہ ایک حدیث مبارکہ میں اونچے عمارات کی تعمیر قیامت کی نشانیوں میں سے شمار کیا گیا ہے:

وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ البُهْمُ فِي البُنْيَانِ [12]

ترجمہ: (قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ) جب اونٹ چرانے والے اونچے اونچے عمارات بنائیں گے۔

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آیا ہے:

عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا لم يبارك للعبد في ماله جعله في الماء والطين۔ [13]

ترجمہ: علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی کے اس مال میں برکت نہیں ہوتی جو پانی اور مٹی میں استعمال کرے۔ (یعنی تعمیراتی کام کیا جائے)۔

اسی طرح ایک روایت میں آیا ہے: من بني فوق عشرة أذرع ناداه مناد من السماء يا عدو الله إلى أين تريد [14]

ترجمہ: جو دس گز سے اونچا مکان تعمیر کرتا ہے آسمان سے فرشتہ آواز دیتا ہے اے اللہ کے دشمن کدھر جانے کا ارداہ ہے

ایک اور روایت میں یوں آیا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ بَنَى فَوْقَ مَا يَكْفِيهِ كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى عُنُقِهِ [15]

ترجمہ: جس نے کفایت سے بڑھ کر تعمیر کیا، قیامت کے دن یہ اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

مذکورہ تمام روایات سے واضح ہوتا ہے کہ بلا ضرورت تعمیرات کرنا اور اونچے اونچے محلات تیار کرنا اسلامی مزاج کے خلاف ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ مطلقاً عمارت بنانا حرام ہے۔ بلکہ ضرورت کی خاطر مضبوط مسکن کی تیاری میں کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ ایک روایت میں اس کی اجازت دی گئی ہے:

ارفع البنيان إلى السماء واسأل الله السعة[16]

ترجمہ: عمارت آسمان تک بلند کرو اور اللہ سے وسعت مانگو۔

اسی طرح ایک اور روایت میں آیا ہے: من بنى بنيانا في غير ظلم ولا اعتداء أو غرس في غير ظلم ولا اعتداء كان أجره جاريا ما انتفع به أحد من خلق الرحمن[17]

ترجمہ: جو ظلم و زیادتی کے بغیر کوئی عمارت تعمیر کرے یا کوئی باغ لگائے تو اس کا ثواب جاری رہے گا جب تک مخلوقِ خدا اس سے نفع لیتا رہے۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت کی بنا پر عمارت کی اونچائی اور مضبوطی کی اجازت ہے۔ ظلم و زیادتی تو کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ اس کے علاوہ حالات کے تقاضے کے مطابق تعمیری ترقی میں کوئی قباحت نہیں، جیسا کہ شارح بخاری اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فالأنسبُ لنا اليومَ أن نُجَصِّص المساجدَ، لتكونَ شعائر الله هي العليا، ولا تندرسُ بمرور الأيام۔[18]

ترجمہ: آج ہمارے لئے مناسب یہ ہے کہ ہم مساجد کو پتھروں سے مضبوط بنائے تا کہ شعائر اللہ بلند ہو اور مرورِ زمانہ کے ساتھ منہدم نہ ہو۔

اسی طرح امام محمدؒ لکھتے ہیں: ألا ترى الرجل قد يَبْنِي لنَفسِهِ دَارا وينقش سقفها بِمَاء الذَّهَب فلا يكون آثِما فِي ذَلِك يُرِيد بِهِ أَنه فِيمَا ينْفق على دَاره للتزيين يقْصد بِهِ مَنْفَعَة نَفسه خَاصَّة[19]

ترجمہ: کیا تو نہیں دیکھتا کہ کوئی آدمی اپنے لئے گھر بناتا ہے اور اس کی چھت سنہرے پانی سے مزین کرتا ہے تو وہ گناہ گار نہیں ہوتا، اگرچہ وہ اس گھر کی خوبصورتی خالص اپنی ذات کے لئے ہی کرتا ہے۔

خلاصۃ البحث:

پوری بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ شریعت نے اونچے محلات تعمیر کرنے کی مذمت کی ہے۔ اور اسے قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا ہے۔ جو مال عمارت کی تیاری میں صَرف کیا جائے اسے بدترین مال قرار دیا گیا ہے۔ اور قیامت کے دن بلا ضرورت تعمیر انسان کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ البتہ ضرورت کی خاطر مضبوط یا اونچے محلات کی تعمیر کی اجازت دی گئی ہے اور اس کی ممانعت نہیں ہے۔ حالات کے مطابق بہترین گھر بنانے اور اسے خوبصورت کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ حتی کہ اگر اس نیت سے مضبوط گھر بنایا جائے کہ میرے بعد میرے بچے یا دوسرے لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں گے تو یہ صدقہ جاریہ ہے اور جب تک مخلوقِ خدا اس گھر سے نفع حاصل کرتے رہیں گے، بنانے والے کو اجر ملتا رہے گا۔ پوری بحث کے خلاصہ کو اس ایک جملہ میں سمیٹ کر اختتام پذیر کیا جاتا ہے کہ تعمیر کے معاملہ میں رہائش، آسائش، زیبائش سب جائز ہیں البتہ نمائش جائز نہیں۔

حوالہ جات

[1]البقرہ 29:2

[2]البیھقي،أبو بكر، أحمد بن الحسین،شعب الإیمان،تحقیق:ڈاکٹرعبد العلي عبد الحمید حامد،مكتبة الرشد للنشر والتوزیع بالریاض، 1423 ھـ حدیث نمبر 10097

[3]الروم 20:31

[4]البقرہ 2 : 22

[5]انبیاء 32:21

[6]السباء 13:34

[7]النجم 44:27

[8]النحل16: 80–81

[9]البخاري،صحیح البخاري، المحقق:محمد زھیر بن ناصر الناصر،حدیث نمبر 446، دار طوق النجاة،1422ھـ

[10]العینی،محمود بن أحمد،عمدة القاري شرح صحیح البخاري،دار إحیاء التراث العربي،بیروت،سطن،ج4،ص207

[11]حوالہ بالا،البخاري،صحیح البخاري،قبیل حدیث نمبر 446

[12]حوالہ بالا،البخاري،صحیح البخاري،قبیل حدیث نمبر 50

[13]محمد بن عبد الله الخطیب التبریزي،مشكاة المصابیح،المكتب الإسلامي بیروت،1405ھ,حدیث نمبر 5209

[14]الأمیر،محمد بن إسماعیل،(المتوفى: 1182ھـ)،التَّنویرُ شَرْحُ الجَامِع الصَّغِیرِ،المحقق:د.محمَّد إسحاق محمَّد إبراهیم،ج2،ص 288،بذیل روایت نمبر 942،مكتبة دار السلام، الریاض، 1432 ھـ

[15]الطبراني،أبو القاسم،سلیمان بن أحمد،(المتوفى: 360ھـ)،المعجم الكبیر،المحقق: حمدي بن عبد المجید السلفي،حدیث نمبر10287،مكتبة ابن تیمیة،القاهرة، 1415 ھـ

[16]الأمیر، محمد بن إسماعیل،(المتوفى: 1182ھـ)،التَّنویرُ شَرْحُ الجَامِع الصَّغِیرِ،ج2،ص288،روایت نمبر 942،حوالہ بالا

[17]یوسف بن موسى بن محمد،جمال الدین الحنفي،المعتصر من المختصر من مشكل الآثار،عالم الكتب – بیروت،ج2،ص277

[18]الكشمیري،محمد أنور شاہ،(المتوفى1353ھـ)،فیض الباري على صحیح البخاري،المحقق:محمد بدر عالم المیرتھي،بذیل حدیث نمبر 6303، دار الكتب العلمیة بیروت،لبنان،1426 ھـ

[19]محمد بن الحسن الشیباني،الكسب،المحقق:د.سهیل زكار،عبد الهادي حرصوني،دمشق،1400ھ،ج1،ص118

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.